لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ
(سورہ فتح پ ۲۶ ر)

ضرور بالضرور اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے راضی ہو گئے ہیں جبکہ انہوں نے آپ کے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کی

بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمین وضرب باحدی یدیہ علی الاخری لعثمان۔۔

وقال المسلمون طوبی لعثمان۔ فروع کافی شیعہ ج ۳ ص ۱۵۱

Anwer uahvia
انور معاویہ

رسالہ

شان سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جس میں امام مظلوم ثالث خلفاء راشدین المہدیین داماد سید المرسلین ذو النورین کی عزت و عظمت اور فضیلت و منقبت اور حقانیت خلافت کو شیعہ کی معتبر کتابوں سے ثابت کیا گیا ہے

مؤلفہ

مناظر اعظم حضرت علامہ محمد عبد الستار صاحب تونسوی مدظلہ

ناشر

شعبہ تالیف و تصنیف مدرسہ جامعہ عثمانیہ رجسٹرڈ محلہ فاروقیہ
تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان

مکتبہ امیر شریعت بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

النعمان پرنٹنگ ایجنسی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

قیمت 10 روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ خلفائہ الراشدین المھدیین وعلیٰ الہ واصحبہ الطیبین الطاہرین۔

امّا بعد ۔ یہ مختصر رسالہ رضاء الٰہی اور مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کے پیش نظر لکھا گیا ہے جس میں امام مظلوم سیدنا عثمان ذوالنورین رضؓ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جناب صدیق اکبرؓ اور فاروقِ اعظمؓ کے بعد افضل و اعلیٰ مقام اور سب سے بلند و بالاشان رکھنے والے، خلیفہ راشد کے مناقب و فضائل کے دلائل شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں سے درج کیے گئے ہیں۔ جن کے بارے میں متواتر احادیث میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کئی بار جنّتی ہونے کی بشارتیں دیں۔

جاء من اوجہ متواترۃ	متواتر طریقوں سے ثابت ہے کہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ	جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
وسلم بشّر عثمان بالجنّۃ	حضرت عثمان کو بہشتی ہونے کی بشارت

وعدہ من اہل الجنۃ وشہد لہ بالشہادۃ اصابہ ص ۴۶۵ ۲ ترجمہ حضرۃ عثمان رض	دی اور ان کو جنتی فرمایا۔ اور ان کے شہید ہونے کی بھی شہادت دی۔

اور جن کی فضیلت اور منقبت کے بیسیوں دلائل میں سے ترمذی شریف کی یہ حدیثِ مبارک بھی آپ کے عالی مقام اور بلند مرتبہ کو بخوبی نمایاں کرتی ہے کہ آپ عند اللہ وعند الرسول کتنے مقرب اور مقبول تھے۔

عن جابر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجنازۃ رجل لیصلی علیہ فلم یصل علیہ فقیل یا رسول اللہ ما رأیناک ترکت صلوٰۃ علی احد قبل ھذا قال انہ کان یبغض عثمان فابغضہ اللہ۔ ترمذی ج ۲ ص ۲۱۲	حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنازہ لایا گیا تاکہ آپ ص اس پر نماز جنازہ پڑھیں لیکن آپ ص نے انکار کر دیا۔ آپ ص کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ نے اس سے پہلے کسی کا جنازہ ترک نہیں فرمایا تو آپ ص نے ارشاد فرمایا چوں کہ یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا، پس وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک مبغوض ہے۔

سیدنا عثمانؓ کو اللہ تعالیٰ نے بعض ایسی خصوصیات بھی عطا فرمائیں جو امتِ مسلمہ اور صحابہ کرامؓ میں سے کسی کو نصیب نہیں ہو سکیں چنانچہ دنیا میں کوئی اور ایسا خوش نصیب و سعادت مند نہیں کہ جس کے نکاح میں کسی پیغمبر کی ۲ دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آئی ہوں اس لیے آپ کا خصوصی لقب ذوالنورین ہے اور صرف آپ ہی کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ کو حضرت عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیکر دوسرے مبارک ہاتھ سے بیعت الرضوان میں ان کو شمولیت کا شرف بخشا۔ نیز اسی مبارک ہاتھ کی برکتِ بیعت سے ہی حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو صرف واحد لغتِ (مکہ و مدینہ) جو نزولِ قرآن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لغت تھی اس پر دائمی طور پر جمع فرما دیا جس کے باعث ان کو جامعِ قرآن کما فی لوح الرحمٰن کہا جاتا ہے نیز اس امت میں اول مہاجر فی سبیل اللہ مع اہلہ آپ ہی ہیں۔

آپ کے فضائل میں یہ ثابت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مع صحابہؓ ہجرت کر کے تشریف لائے تو میٹھے پانی کی تکلیف تھی صرف ایک میٹھا کنواں بیر رومہ ایک یہودی کے قبضہ میں تھا۔ وہ بھاری قیمت سے پانی دیتا تھا۔ مسلمانوں کو سخت تکلیف تھی اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس کنویں کو خرید کر ،

اللہ کی راہ میں وقف کر دے اس کو جنت ملے گی تو حضرت عثمانؓ نے اس کنویں کو بھاری قیمت پر خرید کر کے وقف کر دیا۔

مسجدِ نبوی چھوٹی تھی۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد کے قریب والی جگہ خرید کر دے اس کو جنت ملے گی تو حضرت سیدنا عثمانؓ نے تقریباً پچیس ہزار روپے میں زمین خرید کر کے مسجد اقدس میں شامل کر دی۔

ایک دفعہ سیدنا عثمانؓ کو معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خانۂ مبارک میں چار دن سے فاقہ ہے تو انہوں نے آٹا اور گندم اور چھواروں کے کئی کئی بورے اور سالم بکری کا گوشت اور تین سو روپے کے علاوہ اس روز پکا ہوا کھانا بہت سی روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت بھیج کر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے دعائیں لیں۔

جناب صدیق اکبرؓ کی خلافت میں ایک دفعہ مدینہ منورہ میں غلہ کی قلت اور قحط واقع ہوا۔ لوگ نہایت تنگ تھے۔ حضرت سیدنا عثمانؓ کا ایک ہزار اونٹ غلہ شام سے آیا۔ مدینہ منورہ کے تاجروں نے حضرت عثمان سے نفع پر لینے کی استدعا کی اور دس روپے کی لاگت پر پندرہ روپے دینے تک تیار ہو گئے مگر حضرت عثمانؓ نے فرمایا مجھے تو ایک روپے کے مال پر دس روپے ملتے ہیں کیا تم اس سے زیادہ دے سکتے ہو

تو انہوں نے کہا یہ تو ممکن نہیں۔ اس وقت حضرت عثمانؓ نے وہ سارا غلہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ و خیرات کر دیا۔ جہاں سے ایک کے دس اور زائد ملنے کی امید ہے۔

جس وقت حضورِ پرنور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی سب سے بڑی سلطنت قیصرِ روم کے مقابلے میں غزوہ تبوک کے لیے جیش العسرۃ کو تیار فرما رہے تھے جب کہ اُس وقت مالی طور پر سخت تنگی کا زمانہ تھا تو اس لشکر کی تیاری کے لیے حضرت عثمانؓ نے نو سو اونٹ، پچاس گھوڑے اور کئی ہزار درہم و دینار پیش کیے تو حضورِ پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور خوشی سے چمک رہا تھا اور درہم و دینار ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر ڈالتے تھے اور فرماتے تھے:۔

ما ضرّ عثمان ما	آج کے بعد عثمان جو عمل کریں ان کو
عمل بعد الیوم	کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

گویا کہ یہ ان کے ہمیشہ رضاء الٰہی کے مطابق کام کرنے کی سند تھی اسی لیے تو آپ ہمیشہ ایامِ ممنوعہ کے سوا روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ شہادت کے دن بھی روزہ سے شہید ہوئے اور ہمیشہ رات کا اکثر حصہ عبادتِ الٰہی قرآن خوانی میں گزاری ہے اور اکثر و بیشتر روزانہ ختم قرآن مجید کا معمول تھا۔ بوقتِ شہادت بھی قرآن خوانی میں مشغول تھے۔ فقراء و مساکین اور

رشتہ داروں پر اپنا کافی مال خرچ کیا کرتے تھے اور عموماً ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرتے تھے۔

آپ نہایت باحیا اور رحم دل آدمی تھے جس کی وجہ سے سب لوگ آپ کو عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آپ کی اسی وجاہت کے پیشِ نظر جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنا سفیر بنا کر اہلِ مکہ کے پاس بھیجا۔ ان کے مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد بارگاہِ نبوت میں یہ افواہ پھیل گئی کہ کفارِ مکہ حضرت عثمان کو قید کر کے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عثمان کے قتل کی افواہ برداشت نہ ہو سکی، اسی وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کرام ؓ سے بیعت لی کہ حضرت عثمان ؓ کے انتقام میں سر دھڑ اور جان کی بازی لگا دیں۔ اس واقعہ کو شیعہ کا مشہور و معروف مجتہد محمد بن یعقوب کلینی یوں نقل کرتا ہے:۔

۱۔ وبایع رسول اللہ	اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
المسلمین وضرب باحدیٰ	مسلمانوں سے بیعت لی اور اپنا ایک
یدیہ علی الاخریٰ	ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر عثمان کے
لعثمان وقال المسلمون	لیے بیعت فرمائی تو مسلمانوں نے کہا
طوبیٰ لعثمان قد	کیا خوبی اور خوش نصیبی ہے عثمان کی۔

طاف بالبیت وسعیٰ بین الصفا والمروۃ واحلّ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان لیفعل فلما جاء عثمان قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطفت بالبیت فقال ما کنت لاطوف بالبیت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یطف بہ

(فروع کافی ج۳ کتاب الروضہ ص۱۵۱)

کہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کر کے احرام سے فارغ ہو گیا پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا کہ عثمان ایسا کرے۔ جب حضرت عثمان واپس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو کیا تو نے بیت اللہ کا طواف کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا میں طواف کیسے کرتا اس حال میں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف نہ کیا ہو۔

تو شیعہ مذہب کی اس معتبر روایت میں سیدنا عثمان ذوالنورینؓ کی کتنی بلند و بالاشان اخلاص و ایمان ثابت ہوتی ہے۔

(۱) حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ نبوت میں حضرت سیدنا عثمانؓ اتنے قابل اعتماد اور معتبر تھے کہ ان کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا۔

(۲) جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عثمانؓ کے ساتھ اس قدر

شفقت و محبت تھی کہ ان کی قید و قتل کی افواہ تک بھی برداشت نہ ہو سکی۔

(۳) اور حضرت عثمانؓ کے انتقام کے لیے اپنے تمام صحابہ کرامؓ سے جانیں قربان کر دینے کی بیعت لی اور صحابہ کرامؓ نے جس اخلاص اور عقیدت و محبت سے بیعت کی تھی اس کا تذکرہ قرآن کریم میں یوں کیا گیا ہے:۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ
إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ
السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ
(الآیۃ پ ۲۶ سورہ فتح)

ضرور بالضرور اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے راضی ہو گئے ہیں جس وقت کہ وہ آپ کے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت ہوئے پس جانا اللہ تعالیٰ نے جو (صدق و اخلاص اور حسنِ نیت اور شوقِ شہادت) ان کے دلوں میں تھا پس اُتارا ان پر اطمینان و سکون

(۴) یعنی جن لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے قید و قتل ہونے کی افواہ برداشت نہ کرتے ہوئے اپنی جانوں کی قربانی کی بیعت کی تھی ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی دائمی رضامندی اور نزولِ سکینہ کی بشارت دے دی۔

(۵) حضرت عثمانؓ کی خوش نصیبی اور سعادت مندی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک ہاتھ ان کی طرف سے اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھ کر بیعت میں شامل فرمایا۔

(۶) حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عثمانؓ کے ایمان و اخلاص پر

اتنا کامل اعتماد اور وثوق تھا کہ ان کی طرف سے غائبانہ بیعت بھی فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ عثمان ہمارے بغیر بیت اللہ کا طواف وغیرہ نہیں کریں گے اور واقعی ایسا ہی تھا۔

(۷) حضرت عثمانؓ کے اندر کمالِ ایمان اور محبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا غلبہ تھا کہ بیت اللہ کا طواف و زیارت کے مدتوں کے شوق اور خواہش کے باوجود انہوں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر طواف کرنا گوارا نہ کیا۔ جیسا کہ شیعہ مذہب کی اس روایت سے ثابت ہے بلکہ بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ کفارِ مکہ نے حضرت عثمانؓ کو کہا کہ تم طواف کر سکتے ہو۔ مگر انہوں نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر میں ہرگز طواف نہیں کروں گا۔

۲۔ سیدنا عثمانؓ کے کمال محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت اور ان کے ایمان و اخلاص کا بیان شیعہ کی اس معتبر روایت میں بھی ہے کہ جس میں کہا گیا ہے کہ جس وقت سیدہ فاطمۃ الزہراؓ سے سیدنا علی المرتضیٰؓ کی شادی ہوئی تو سامان اور ضروریات کے لیے حضرت علیؓ نے اپنی زرہ چار سو درہم میں حضرت عثمان کے ہاتھ بیچی اور حضرت عثمانؓ نے اس وقت جو کمالِ محبت و اخلاص دکھایا اس کو خود حضرت علیؓ نے یوں بیان فرمایا:۔

فلما قبضت الدراهم وقبض الدرع مني قال فان الدرع هدية مني اليك فاخذت الدرع والدراهم واقبلت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فطرحت الدرع والدراهم بين يديه واخبرته بما كان من امر عثمان فدعا له بخير وقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم قبضة من الدراهم ودعا بابي بكر وقال يا ابا بكر اشتر لابنتي ما يصلح لها۔

(شیعہ کتاب کشف الغمہ ص ۱۰۷)

جب میں نے چار سو درہم لے لیے اور زرہ حضرت عثمانؓ لے چکے تو حضرت عثمان نے کہا کہ یہ زرہ میری طرف سے آپ کو ہدیہ ہے پس میں زرہ اور دراہم لے کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور زرہ اور دراہم آپ کے آگے رکھ دیے اور حضرت عثمان کا یہ سارا ماجرا عرض کیا تو آپؐ نے حضرت عثمان کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور ایک مٹھی بھر کر جناب ابوبکر صدیق کو بلا کر ان کے حوالے کی کہ جاؤ بازار سے میری بیٹی سیدہ فاطمہ کے لیے جو لائق اور مناسب سامانِ خانگی ہو وہ لے آؤ۔ چنانچہ وہ لے آئے۔

۳۔ اس شادی کے سامان میں امداد دینے کے علاوہ اسی کشف الغمہ میں شادی نکاح کے متعلق حضرت عثمانؓ اور ابوبکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ وغیرہم کو گواہانِ نکاح بنانے کا ثبوت موجود ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

انسؓ کو فرمایا:۔

امرنی ان ازوج فاطمۃ من علیؓ فادع لی ابابکر و عمرو عثمان و علیا و طلحۃ والزبیر وبعددھم من الانصار فدعوتھم فلما اخذوا مجالسھم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ..... ...... ثم انی اشھد انی قد زوجت فاطمۃ من علیؓ الخ

کشف الغمہ ص۱۰۴

اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم کیا ہے کہ فاطمہ کی شادی علی سے کر دوں۔ پس تو ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور اتنے انصار کو میرے پاس بلا کر لے آ۔ پس میں ان کو لے آیا جب وہ سب بیٹھ گئے تو آپؐ نے الحمد للہ سے خطبہ پڑھ کر فرمایا اب میں تم کو اس بات پر گواہ ٹھیراتا ہوں کہ میں نے فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیا۔

تو حضرت عثمانؓ نے سیدہ فاطمہؓ اور سیدنا حضرت علیؓ کی شادی نکاح میں پوری پوری ہمدردی اور محبت سے شرکت فرمائی۔ اسی طرح حضرت صدیقؓ وفاروقؓ وغیرہما بھی کاروبار شادی نکاح میں سب شریک تھے کیونکہ یہ سب حضرات حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ کے جدی رشتہ دار اور ایک قوم ہیں کیونکہ تیسرے چوتھے پانچویں ساتویں دادا تک ان تمام حضرات کا سلسلہ نسب متحد ہو جاتا ہے۔

۴۔ سیدنا عثمانؓ کے اخلاص و محبت کے باعث خود سیدنا علی المرتضیٰؓ

اور ان کے بعد ائمہ اہل بیت ہمیشہ سیدنا عثمانؓ کی تعریف و توصیف اور حقیقتِ خلافت بیان کرتے تھے اور اپنے بچے کا نام بھی حضرت عثمانؓ کے نام پر رکھ کر ان سے محبت کا اظہار و اقرار فرما گئے۔ چنانچہ نہج البلاغہ میں سیدنا علی المرتضیٰؓ کا ایک خط منقول ہے جس میں آپ فرماتے ہیں:۔

انہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر و عمر و عثمان علی ما بایعوھم علیہ۔ فلم یکن للشاھد ان یختار ولا للغائب ان یردّ و انما الشوریٰ للمھاجرین والانصار فان اجتمعوا علی رجل و سموہ اماما کان ذلک للہ رضًا۔ نہج البلاغہ جلد ۳ ص ۸

بے شک میری بیعت ان لوگوں نے کی ہے جنہوں نے ابوبکر عمر عثمان کی بیعت کی تھی لہذا نہ اب کسی حاضر کو اختیار ہے کہ کسی اور کو پسند کرے اور نہ کسی غائب کو حق ہے کہ وہ میری خلافت کو رد کرے۔ سوا اس کے نہیں کہ مشورہ خلافت کا حق مہاجرین و انصار کو ہے پس اگر وہ حضرات کسی شخص پر متفق ہو جائیں اور اس کو امام بنائیں تو وہ خدا کے نزدیک پسندیدہ امام ہوگا۔

۵۔ حضرت امام جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ جس طرح حضرت علیؓ اور جماعت کے لیے آسمان سے کامیابی کی ندا ہوتی ہے اسی طرح حضرت

عثمانؓ اور ان کی جماعت کے لیے بھی کامیابی کی ندا ہوتی رہتی ہے۔

قال ینادی مناد من السماء اول النهار ان علیا علیه السلام وشیعته هم الفائزون قال و ینادی مناد اٰخر النهار الا ان عثمان وشیعته هم الفائزون۔

آسمان سے صبح کو ندا آتی ہے کہ بیشک علی اور ان کی جماعت کامیاب ہے اور شام کو ندا آتی ہے کہ سن لو عثمان اور ان کی جماعت ہی ضرور کامیاب ہے۔

فروع کافی کتاب الروضہ جلد ۳ صـ ۱۴۶

۶۔ حضرت امام زین العابدین کے متعلق مرقوم ہے کہ آپ کی خدمت میں عراق کے کچھ لوگ آئے۔

فقالوا فی ابی بکر و عمر و عثمان لما فرغوا من کلامهم فقال لهم الا تخبرونی انتم المهاجرون الاولون الذین اخرجوا من دیارهم و اموالهم یبتغون فضلا من الله و رضوانا و ینصرون الله و رسوله اولئك هم

تو انہوں نے جناب ابوبکر صدیقؓ اور جناب عمر فاروقؓ اور عثمانؓ غنی کے حق میں گستاخی کی باتیں کیں تو امام زین العابدینؒ نے ان کو فرمایا تم لوگ مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم ان مہاجرون اولون میں سے ہو جو کہ اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے تھے اور وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور

الصادقون۔ قالوا لا قال فانتم الذین تبوء الدار والایمان من قبلهم یحبون من هاجر الیهم ولا یجدون فی صدورهم حاجة مما اوتوا ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة قالوا لا۔ قال اما انتم قد تبرءتم ان تکونوا من احد هذین الفریقین وانا اشهد انکم لستم من الذین قال الله فیهم والذین جاءو من بعدهم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا اخرجوا فعل الله بکم

کشف الغمہ ص ۱۹۹

رضامندی چاہتے تھے اور اللہ اور رسول اللہ کی امداد کرتے تھے اور وہی نہایت سچے لوگ تھے انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ امام نے فرمایا کیا پھر تم ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے مہاجرین کے آنے سے پہلے گھر بار اور ایمان کو ٹھیک ٹھیک تیار کیا ہوا تھا اور ہجرت کرنے والوں کو محبوب رکھا اور ان مہاجرین کو جو کچھ دیا جاتا اس سے دلوں میں تنگی نہ پائی اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دی اگرچہ خود تنگی اور بھوک میں ہوتے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم ان میں سے بھی نہیں۔ تو امام نے فرمایا جب تم ان دونوں فریقوں میں سے نہیں ہو تو میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان لوگوں میں سے بھی نہیں ہو جن کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ

مہاجرین اور انصار کے بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اور نہ کر ہمارے دلوں میں بغض و کینہ ایمان والوں کے حق میں۔ پس میرے سامنے سے نکل جاؤ اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ وہ کرے جس کے تم مستحق ہو۔

۷۔ سیدنا علی المرتضیٰؓ نے اپنے بچے کا نام حضرت عثمانؓ سے محبت کے باعث عثمان رکھا جو کہ میدان کربلا میں شہید ہوا۔ چنانچہ شیعہ کی کتابوں میں ثابت ہے کہ :۔

عثمان و عمر اولاد امیر المومنین کہ در صحرائے کربلا شہید شدند	عثمان اور عمر حضرت امیر المومنین علیؓ کے بیٹے کربلا کے میدان میں شہید ہوئے۔

جلاء العیون ص۱۹۴ ص۱۷۰ ص۱۹۹

تاریخ الائمہ ص۴۳

تو ان آخری چار حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ سیدنا علی المرتضیٰ اور امام زین العابدین یہ سب حضرات سیدنا عثمانؓ کی خلافت کو حق اور صحیح یقین کرتے تھے اور ان کو اور ان کی جماعت کو کامیاب سمجھتے تھے اور ان کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو مسلمانوں کے کسی گروہ میں شامل نہ سمجھتے تھے اور ان کو اللہ تعالےٰ کی سزا کا مستحق سمجھتے تھے۔ اور حضرت عثمانؓ کی محبت کی وجہ سے سیدنا علی المرتضیٰؓ نے اپنے بچے کا

نام عثمان رکھا تھا۔

۸۔ نیز ثابت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰؓ نے سیدنا عثمانؓ کی بیعتِ خلافت منظور کی تھی۔ چنانچہ شیعہ کی کتاب میں ہے:۔

ثم مد يده فبايع	پھر حضرت علیؓ نے اپنا ہاتھ آگے کر کے
شرح نہج البلاغہ حدیدی جلد	حضرت عثمانؓ سے بیعت کر لی۔

ثانی طبع بیروت ص۹۷

ناسخ التواریخ جلد دوم مصنفہ مرزا محمد تقی ص۴۴۹ مطبوعہ ایران

تحت بحث بیعت عثمانؓ۔

نیز ثابت ہے:۔

فمشىٰ الى عثمان ثم	پھر حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کی
بايعه (شرح نہج البلاغہ	طرف چلے اور جا کر ان کی بیعت کی۔

حدیدی ج۲ ص۶۱۷ طبع بیروت)

ان شیعہ کی روایات سے جس طرح بیعت کا ثبوت ہے اسی طرح اہل سنت کی متعدد کتابوں میں سیدنا علی المرتضیٰؓ کا حضرت عثمانؓ سے بطیبِ خاطر بیعت کرنا ثابت ہے مگر شیعہ مصنفین نے اس بیعت کو جبری ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن یہ بات سیدنا علی المرتضیٰؓ کے حق میں ناممکن ہے جب کہ ان کے لختِ جگر سیدنا حسینؓ نے تمام مصائب

اور تکالیف برداشت کیں مگر فاسق کی بیعت نہ کی ؂

کٹا کر سر شہ کرب و بلا نے یہ بتایا ہے
درِ باطل پہ جھک سکتی نہیں مومن کی پیشانی

حالانکہ سیدنا علیؓ کی شجاعت اور ایمانی قوت سیدنا حسینؓ سے بہت زیادہ تھی۔

۹۔ سیدنا علی المرتضیٰؓ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں ان کے ساتھ امورِ خلافت میں شریک اور شامل رہتے تھے اور مختلف قسم کے فیصلے فرماتے تھے چنانچہ امام محمد باقر اپنے آباء علیہم السلام سے روایت فرماتے ہیں:۔

ان ابا بکر و عمر و عثمان	بے شک جناب ابوبکر اور عمر اور عثمان
کانوا یرفعون الحدود الی	نے حدود کے فیصلے حضرت علی کے
علی بن ابی طالب علیہ السلام	سپرد کر رکھے تھے۔

جعفریات مطبوعہ تہران ص ۱۳۳

۱۰۔ سیدنا علی المرتضیٰؓ کو سیدنا عثمانؓ سے اس قدر محبت اور ہمدردی تھی کہ جس وقت باغیوں بلوائیوں نے ان کے گھر کا محاصرہ کیا تو آپ نے خود اور اپنے صاحبزادوں حضرت حسنؓ و حسینؓ کے ذریعہ ان کی حفاظت فرمائی۔ چنانچہ شیعہ کی کتاب کی روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کے معاملہ میں کافی مدافعت کی۔

دافع عنہ طویلا بیدہ و لسانہ۔ شرح نہج البلاغہ بحرانی ج ۴ ص ۳۵۴

حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کی طرف سے کافی و وافی حد تک اپنے ہاتھ اور زبان سے مدافعت فرمائی۔

نیز وارد ہے :۔

وھو الذی امر الحسنؓ و الحسین ان یذبا الناس عنہ حاشیہ نہج البلاغہ ج ۱ ص ۷۱

اور حضرت علی المرتضیٰؓ جنہوں نے حضرت حسنؓ و حسینؓ کو حکم دیا کہ وہ بلوائی لوگوں کو حضرت عثمان پر حملہ کرنے سے ہٹائیں۔

۱۱۔ سیدنا علی المرتضیٰؓ کیوں کر مدافعت اور محافظت نہ فرماتے جبکہ سیدنا عثمانؓ حضرت صدیقؓ و فاروقؓ سے زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا علیؓ کے قریبی رشتہ دار تھے چنانچہ حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کو کہا :۔

و واللہ ما ادری ما اقول لك ما اعرف شیئا تجھلہ ولا ادلك علی شیٔ لا تعرفہ انك لتعلم ما نعلم ما سبقناك الی شیٔ فنخبرك عنہ ولا خلونا

اور قسم اللہ کی میں نہیں جانتا کہ آپ سے کیا کہوں مجھے کوئی بات ایسی معلوم نہیں جس سے آپ واقف نہ ہوں اور نہ کوئی ایسی بات آپ کو بتا سکتا ہوں جس سے آپ بے خبر ہوں میں آپ سے کسی چیز میں سبقت نہیں

بشئ فنبلغك وقد رأيت كما رأينا وسمعت كما سمعنا وصحبت رسول الله كما صحبنا۔ وما ابن ابی قحافة ولا ابن الخطاب اولیٰ بعمل الحق منك وانت اقرب الی رسول الله صلی الله وسلم وشيجة رحم منهما وقد نلت من صهره مالم ينالا۔

نہج البلاغہ ج ۲ ص ۸۴

رکھتا کہ آپ کو خبر دوں۔ نہ میں نے تنہائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی علم حاصل کیا ہے جس کو آپ تک پہنچاؤں یقیناً آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح دیکھا ہے جس طرح ہم نے دیکھا اور آپ نے بھی ان سے سُنا ہے جس طرح ہم نے سنا ہے اور آپ نے بھی ان کی صحبت پائی جیسے ہم نے پائی اور ابوبکر و عمر حق پر عمل کرنے میں آپ سے زیادہ مستحق نہ تھے۔ آپ بہ نسبت ان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبتی قرابت میں قریب ہیں اور آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا شرف پایا جو ان دونوں کو نہیں ملا۔

سیدنا علی المرتضیٰؓ کے اس فرمان میں حسب ذیل امور واضح ہوتے ہیں:۔

(۱) حضرت سیدنا علیؓ حضرت عثمانؓ کو علم میں اپنے برابر سمجھتے تھے۔

(۲) حضرت علی کسی نیکی میں اپنے کو حضرت عثمان پر فوقیت نہ دیتے تھے۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے اور آپ کی صحابیت کا شرف پانے میں حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کو اپنا مثل قرار دیتے تھے یعنی جس طرح

حضرت علیؓ نے ایمانِ کامل کے ساتھ دیکھا اور صحابیت کا شرف پایا، اسی طرح حضرت عثمانؓ نے بھی کامل ایمان سے صحابیت کا شرف پایا۔

(۴) حضرت علیؓ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو عمل بالحق کرنے والا یقین کرتے تھے اور حضرت عثمانؓ کو عمل بالحق کی اہلیت میں کم نہیں سمجھتے تھے۔

(۵) حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کو دامادیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف پانے میں حضراتِ شیخین صدیقؓ و فاروقؓ پر فضیلت دیتے تھے۔

۱۲۔ چونکہ سیدنا حضرت عثمانؓ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کے خاندانی اور نسبی طور پر قریبی رشتہ دار تھے اسی لیے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے دو صاحبزادیوں کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کر دیا جس کے باعث ان کو ذوالنورین کہتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ کی دامادی کا اقرار جس طرح سیدنا علی المرتضیٰؓ کے خطبہ مذکورہ نہج البلاغہ میں ہے اسی طرح شیعہ مذہب کی متعدد کتابوں میں ہے۔ اور شجرۂ نسب حسب ذیل ہے:-

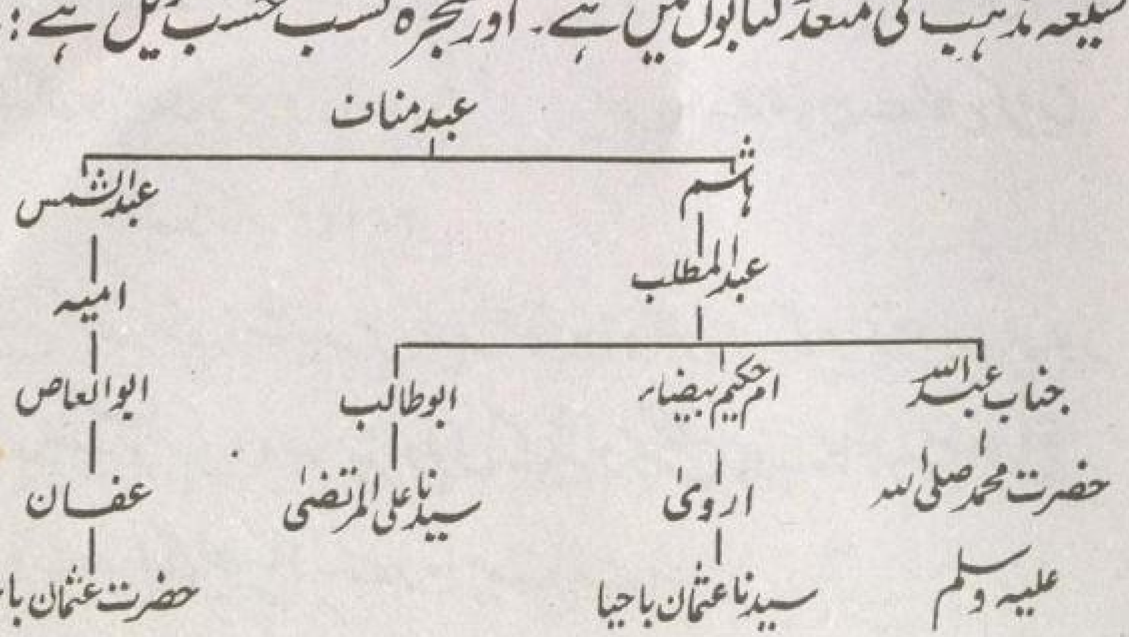
عبد مناف
ہاشم
عبد الشمس
عبد المطلب
امیہ
جناب عبد اللہ
ام حکیم بیضاء
ابو طالب
ابو العاص
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اروی
سیدنا علی المرتضیٰ
عفان
سیدنا عثمان باحیا
حضرت عثمان باحیا

اس شجرہ نسب سے واضح ہوگیا ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ کے تیسرے دادا عبد مناف کی اولاد میں حضرت عثمانؓ ہیں اور ان کی والدہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ کی پھوپھی ام حکیم بیضاء کی لڑکی یعنی عبد المطلب کی نواسی تھیں تو حضرت عثمان ذوالنورینؓ والد اور والدہ دونوں کی طرف سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی المرتضیٰؓ کے یک جدی اور قریبی رشتہ دار تھے اسی قریبی رشتہ داری اور حضرت عثمانؓ کے کمالِ ایمان اور محبت و خلوص کے باعث جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے ان کے نکاح میں دیدیں اور جب دوسری صاحبزادی کا بھی انتقال ہوگیا تو فرمایا اگر میری اور بیٹی ہوتی تو وہ بھی عثمانِ غنی کو دیتا۔ بلکہ سیدنا علی المرتضیٰ سے یہ روایت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

لو ان لی اربعین بنتا زوجت عثمان واحدۃ بعد واحدۃ	اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو یکے بعد دیگرے عثمان سے نکاح کر دیتا۔

اُسد الغابہ ص ۳۷۶

متعدد کتب شیعہ میں سیدنا عثمان ذوالنورینؓ کے ساتھ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیوں کے شادی نکاح ہونے کا ثبوت اور اقرار موجود ہے۔ امام محمد باقر سے روایت ہے :۔

قال ولد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من خدیجۃ القاسم والطاہر وام کلثوم ورقیۃ وفاطمۃ وزینب فتزوج علی علیہ السلام فاطمۃ علیہا السلام و تزوج ابوالعاص بن الربیع زینب وتزوج عثمان بن عفان ام کلثوم ولم یدخل بہا حتی ہلکت وزوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مکانہا رقیۃ

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت خدیجہ سے حضرت قاسم طاہر، ام کلثوم، رقیہ، فاطمہ، زینب پیدا ہوئے۔ حضرت علی کی شادی حضرت فاطمہ سے ہوئی اور ابوالعاص کی حضرت زینب سے اور حضرت عثمان کی حضرت ام کلثوم سے۔ ان کی وفات کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری صاحبزادی حضرت رقیہ کی شادی حضرت عثمان سے کر دی۔

قرب الاسناد ص۶

۱۳۔ شرح نہج البلاغہ میں حضرت علیؓ کے فرمان کا ترجمہ اس طور پر کیا گیا ہے:۔

پس خویشاوندی عثمان از ابوبکر و عمر بہ پیغمبر اکرم نزدیک تر است و بدامادی پیغمبر مرتبہ یافتہ ای

پس اے عثمان آپ کی رشتہ داری پیغمبر اکرم کے ساتھ ابوبکر و عمر سے زیادہ قریب ہے اور پیغمبر صلی اللہ

ابوبکر و عمر نیافتند۔ عثمان رقیہ و ام کلثوم راکہ بنابر مشہور دختران پیغمبر بودند بہمسری خود درآورد در اول رقیہ را و بعد از چند گاہ کہ آں مظلومہ وفات نمود ام کلثوم را بجائے خواہر باو دادند۔

(شرح نہج البلاغہ فیض الاسلام ص ۵۱۹)

۱۴۔ فخرج الیھا سرا احد عشر رجلاً و اربع نسوۃ وھم عثمان ابن عفان وامرأتہ رقیۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(تفسیر مجمع البیان شیعہ ج ۳ ص ۲۳۳)

۱۵۔ اگر نبی دختر بعثمان داد ولی دختر بعمر فرستاد

مجالس المومنین ص ۸۷

۱۶۔ عیاشی روایت کردہ است

علیہ وسلم کی دامادی کا وہ شرف آپ کو حاصل ہے جو ابوبکر و عمر کو حاصل نہیں

حضرت عثمان کا حضرت رقیہ حضرت ام کلثوم جو کہ مشہور روایت کے مطابق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں تھیں، ان سے نکاح ہوا تھا پہلے حضرت رقیہ سے پھر ان کی وفات کے بعد حضرت ام کلثوم سے۔

حبشہ کی طرف خفیہ ہجرت کر کے جانے والے گیارہ مرد اور چار عورتیں تھیں ان میں سے حضرت عثمان تھے اور ان کی زوجہ محترمہ حضرت رقیہ جو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں۔

اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی عثمان کو دی تھی تو علی نے اپنی بیٹی عمر کو دے دی۔

عیاشی نے روایت کی ہے کہ

از حضرت صادق پرسیدند آیا حضرت رسول دختر خود را بعثمان داد حضرت فرمود بلے

حیات القلوب ج۲ ص ۵۶۳

حضرت امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کیا حضرت رسول نے اپنی بیٹی عثمان کو دی تھی انہوں نے جواب دیا ہاں دی تھی۔ راوی نے پھر پوچھا کہ دوسری بیٹی بھی عثمان کو دی تھی تو امام جعفر صادق نے فرمایا کہ ہاں دی تھی۔

۱۷۔ ابن بابویہ بسند معتبر ازاں حضرت (جعفر صادق) روایت کردہ است کہ از برائے رسولِ خدا متولد شد از خدیجہ قاسم و طاہر و نام طاہر عبداللہ بود و ام کلثوم و رقیہ و زینب و فاطمہ الخ

حیات القلوب جلد دوم باب پنجاہ و یکم ص ۸۲۳

ابن بابویہ نے معتبر سند سے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حضرت خدیجہ سے قاسم طاہر۔ ام کلثوم۔ رقیہ۔ زینب فاطمہ پیدا ہوئے۔ اسی روایت میں آگے مرقوم ہے کہ حضرت فاطمہ کی شادی حضرت علی سے ہوئی اور حضرت زینب کی شادی حضرت ابو العاص بن ربیع سے اور ام کلثوم اور رقیہ کی شادی یکے بعد دیگرے حضرت عثمان سے ہوئی

شیعہ روایات میں یہ امر متفقہ طور پر ثابت ہے کہ حضرت عثمانؓ سے

حضورِ پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیوں کی شادی یکے بعد دیگرے ہوئی تھی۔ اگرچہ اس میں باہم اختلاف ہوا ہے کہ پہلے کس صاحبزادی سے شادی ہوئی۔

ناظرین کرام! شیعہ مذہب کی ان مستند کتابوں سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت عثمانؓ کو قریبی رشتہ دار یک جدی اور مومنِ کامل ہونے کی وجہ سے حضورِ پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے نکاح میں دی تھیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ نہج البلاغہ کے حاشیہ پر مرقوم ہے کہ ان ۲ دو صاحبزادیوں کے شادی نکاح کی وجہ سے حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین کا لقب دیا گیا ہے۔

فلانہ تزوج ببنتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقیۃ وام کلثوم توفیت الاولیٰ فزوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالثانیۃ ولذا سمی ذا النورین۔

حاشیہ نہج البلاغہ

ج ۲ ص ۸۵

اس لیے کہ حضرت عثمان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیوں رقیہ و ام کلثوم سے شادی نکاح کا شرف حاصل ہوا تھا جب پہلی فوت ہو گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری کا ان سے نکاح کر دیا جس کے باعث ان کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ سے جو رشتہ کیا وہ بحکم وحی تھا۔ جس وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی حضرت عثمانؓ کی اہلیہ محترمہ کی وفات ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

زوّجوا عثمان لو کان لی	حضرت عثمان کا نکاح کر دو، اگر
ثالثة لزوّجته وما زوّجته	اب میری تیسری بیٹی ہوتی تو ضرور
الا بالوحی من اللہ تعالیٰ	کر دیتا اور یہ شادی نکاح وحی الٰہی
نبراس ص۴۸۷	و حکمِ الٰہی سے ہے۔

تو ان مذکورہ روایات سے سیدنا عثمان ذوالنورینؓ خلیفۂ راشد اور امامِ مظلوم کا کمالِ ایمان اور بلند و بالا مرتبہ اور عند اللہ و عند الرسول علیہ السلام ان کی عظمتِ شان ثابت ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں اہل سنت کی کتابوں میں اس قسم کی بہت سی صحیح احادیث و روایات ہیں جن میں سیدنا عثمانؓ کے جنتی ہونے اور حق پر ہونے اور ان کے کمالِ ایمان و دین اور عزت و عظمت عند اللہ و عند الرسول علیہ السلام کا کافی و وافی ثبوت ہے۔ چنانچہ حضرت مرۃ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کے قرب کا ذکر فرمایا۔

فمر رجل مقنع فی ثوب فقال ھذا یومئذ علی الھدی فقمت الیہ فاذا عثمان بن عفان فاقبلت الیہ بوجھہ فقلت ھذا قال نعم۔

ھذا حدیث حسن صحیح

(ترمذی، ص۱۱)

پس اس وقت ایک آدمی چہرے کو کپڑے سے ڈھانکے ہوئے گزرا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس فتنہ میں یہ شخص ہدایت پر ہوگا تو میں فوراً اس کی طرف اٹھا تو وہ حضرت عثمان تھے۔ میں نے حضرت عثمان کا چہرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر کے دریافت کیا کیا یہی ہدایت پر ہوگا؟ تو آپؐ نے فرمایا ہاں۔

عن ابن عمر قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنۃ فقال یقتل ھذا فیھا مظلوما لعثمان۔

ترمذی ص۲۱۲

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ شخص عثمان اس فتنہ میں مظلوم ہوکر شہید ہوگا۔

بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کے متعلق مجھے فرمایا:۔

بشرہ بالجنۃ علی بلوی تصیبہ
(مشکوٰۃ ص ۵۶۳)

عثمان کو بہشت کی خوش خبری دو ایک آزمائش اور مصیبت کی جو ان کو پہنچے گی۔

اس قسم کی حضرت عثمانؓ کے حق میں بہت سی روایات ہیں جو ان کے قطعی بہشتی ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ اسی لیے بعض بزرگان و سلفِ صالحین نے لکھا ہے:۔

جاء من اوجہ متواترۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر عثمان بالجنۃ وشھد لہ بالشھادۃ والحدیث الذی یتواتر بذلک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرتاب فیہ ولا یجنح الی غیر مدلولہ الا الذی یرضی لنفسہ بان یقتحم ابواب الجحیم۔
حاشیہ عواصم من القواصم ص ۵۳

متواتر طریقوں سے ثابت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو جنتی ہونے کی بشارت دی، اور ان کے شہید ہونے کی خبر دی تو جو حدیث جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر آئی ہو اس میں شک و شبہ نہیں کرتا اور اس کے صحیح معنی کو چھوڑ کر دوسری طرف نہیں جاتا مگر وہ شخص جو کہ اپنے لیے جہنم کے دروازوں میں داخلہ پسند کرتا ہے۔

تو غور فرمائیے جو شخص ان حقائقِ ثابتہ کے بعد محض تاریخی رطب ویابس ضعیف و موضوع روایات پر اعتماد کرکے ایسے خلیفۂ راشد امامِ مظلوم کے خلاف اپنی زبان یا قلم سے حرف گیری اور طعن و تشنیع کرے اس کو اپنی عاقبت کے متعلق فکر کرنی چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ کی بازپرس سے پہلے توبہ و استغفار کرکے اللہ تعالیٰ کے عذاب و غضب سے بچاؤ کی تدبیر کرنی چاہیے کیونکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اٰذاھم فقد اٰذانی ومن اٰذانی فقد اٰذی اللہ فیوشك ان یاخذہ۔

مشکوٰۃ۔ ص ۵۵۴

ترمذی ج ۲ ص ۲۲۶

میرے صحابہ کے حق میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور ان کو میرے بعد کسی ملامت کا نشانہ نہ بناؤ۔ جس نے میرے صحابہ سے محبت کی اس نے مجھے محبوب رکھتے ہوئے ان کے ساتھ محبت کی۔ اور جس نے ان کے ساتھ بغض رکھا اس نے میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا جس نے ان کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی۔ عن قریب اللہ تعالیٰ اس کو اپنے عذاب میں پکڑ لے گا۔

اخیر میں ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے تمام مسلمان بھائیوں کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ وہ رحیم و کریم اپنے فضل و کرم اور حبیب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل ہم سب کو اپنے عذاب و عقاب سے اور غضب و ناراضگی سے محفوظ رکھیں اور اپنی رضامندی و خوشنودی حاصل کرنے کی توفیق بخشیں اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے تمام خلفاء و رفقاء صحابہ کرامؓ و اہل بیتِ عظام کی سچی عقیدت و محبت اور تابعداری و فرماں برداری نصیب فرما کر دنیا و آخرت میں ہم سب کو کامیاب و سرخ رُو فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔ واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العٰلمین

والصلوٰۃ والسلام علیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین وخصوصًا علیٰ سید المرسلین وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

(النعمان پرنٹنگ ایجنسی ملتان)

رسالہ

جنازۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

جس میں امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے میں تمام مہاجرین و انصار کی شمولیت روایاتِ صحیحہ سے ثابت کی گئی ہے۔

مصنفہ مناظر اعظم علامہ محمد عبد الستار صاحب تونسوی مدظلہٗ